ISSN:2708-5724, E-ISSN:2708-5732

متن جلد ۵، شمارہ ۱ (جنوری تا جون ۲۰۲۴ء)

اصول علم الاشتقاق اور فرہنگِ ہوبسن جوبسن: تنقیدی و تجزیاتی مطالعہ

A critical and analytical study of principles of etymology and glossary of Hobson Jobson

ڈاکٹر ماریہ ترمذی [i]

Abstract:

Glossary of Hobson Jobson is a remarkable work of sir Henry Yule and Arthur Crooke Burnell. It was firstly published in 1886 from London. Although this glossary is published at the end of nineteenth century when most of glossaries and dictionaries were already published but from the incentive of its compilation to the text of glossary it is an important piece of research. This glossary content describes socio political situation of nineteenth century but most prominent feature of it is of etymological information of Anglo-Indian words and phrases. Etymology is the study of the origins of words and the way in which their meanings have changed throughout the history. Author worked hard to find the etymology of entries, for these four ways (Philology, Dialectology, Comparative method, Semantic change) of etymology are used in glossary. Etymologists and linguistic experts defined some principles of etymological research as well. Except few of them glossary followed all the principles defined by experts; this article is a critical analysis of etymological principles followed in Hobson Jobson. These principles are derived from the work of English and Urdu linguistic experts.

Keywords: *Hobson Jobson, Henry Yule, Historical Linguistic Etymology, Yokov Malkiel, Bo svensen, Geyan Chand jain.*

فرہنگ ہوبسن جوبسن سر ہنری یول اور ارتھر کوک برنل کی مشترکہ کاوش کا ثمر ہے۔ یہ فرہنگ ۱۸۸٦ء میں لندن سے شائع ہوئی۔ فرہنگ انیسویں صدی کے اختتام پر اس وقت شائع ہوئی جب اردو زبان کی بیشتر کتب لغت و فرہنگ شائع ہوچکی تھیں مگر اپنی تالیف کے محرک سے متن تک یہ ممیز خصوصیات کی حامل ہے۔ فرہنگ کا متن انیسویں صدی کے سیاسی و ساجی حالات بھی منعکس کرتا ہے لیکن اس کی سب سے متمیز خصوصیت اشتقاقی مباحث کا حامل ہونا ہے۔ اشتقاق سے مراد الفاظ کی صورت، تلفظ اور معنی میں آنے والی تبدیلیوں کا مطالعہ کرنا ہے۔ جس کے لیے فرہنگ میں چار طریقوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ (علم اللسان، تقابلی طریقہ کار، بولیاتی طریقہ کار، معنیاتی تبدیلی)۔ اردو اور انگریزی کے ماہرین نے اشتقاقی تحقیق اور پیش کش کے حوالے سے کچھ اصول وضع کیے ہیں۔ اس مقالے میں ان اصولوں کی روشنی میں فرہنگ کے متن کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ مجموعی طور پر فرہنگ میں علم الاشتقاق کے اصولوں کی پیروی کی گئی ہے۔

کلیدی الفاظ: فرہنگ ہوبسن جوبسن، ہنری یول، علم الاشتقاق، تاریخی لسانیات، یوکومیلکل، بوسونسن، گیان چند جین۔

فرہنگِ ہوبسن جوبسن تقریباً انیسویں صدی کے اختتام پر اس وقت تالیف ہوئی جب بیشتر کتب لغت تالیف ہو چکی تھیں مگر اس کے باوجود اپنی تحریر کے محرک سے متن تک یہ ممیّز خصوصیات کی حامل ہے۔ فرہنگِ ہوبسن جوبسن سر ہنری یول اور ارتھر کوک برنل کی تقریباً ۱۴ برس کی محنت کا ثمر ہے۔ ان دونوں مصنفین کی صرف ایک ملاقات ہوئی جو انڈیا آفس لائبریری لندن میں ہوئی تھی۔ جہاں دونوں کے مابین اس موضوع پر مشترکہ دلچسپی پر تبادلہ خیال ہوا۔ مشترکہ دلچسپی پر گفتگو کے پیش نظر دونوں کے مابین

[i] ٹیچنگ ریسرچ ایسوسی ایٹ، شعبہ اردو، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، اسلام آباد (Corresponding Author)

خط و کتابت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جو اے سی برنل کے ہندوستان لوٹنے کے بعد بھی جاری رہا۔ یوں ان دونوں مصنفین کے مابین خط و کتابت ہی کے ذریعے اس فرہنگ نے جنم لیا۔ فرہنگ کی تیاری میں مواد کی فراہمی کا کلیدی کام اے۔ سی۔ برنل صاحب نے کیا۔ جب کہ فرہنگ کا بنیادی متن ہنری یول کا تحریر کردہ ہے۔[1] اس فرہنگ کو سب سے پہلے اردو داں طبقے سے متعارف کروانے کا کام آغا افتخار حسین نے کیا۔[2] بعد کے محققین نے ان ہی کی کتاب کو بنیاد بناتے ہوئے اس فرہنگ کا تذکرہ کیا ہے۔

اردو میں اشتقاق کا لفظ مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ قواعد کی رُو سے اور لسانیات کی اصطلاح کے طور پر اس کے معنی مختلف ہیں۔ لسانیات میں اس کے لیے اشتقاقیات یا علم الاشتقاق کی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں۔ بطور لسانی اصطلاح اشتقاق کے لیے انگریزی زبان میں Etymology کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

اردو لغت تاریخی اصول پر میں ''اشتقاقیات'' کے ضمن میں لکھا ہے کہ ''کسی لفظ کے بارے میں یہ معلوم کرنے کا علم یا طریقہ کہ وہ کس طرح بنا ہے اور اس کی اصل یعنی ماخذ کیا ہے۔''[3] کشاف اصطلاحات لسانیات میں اشتقاق کو انگریزی لفظ Etymology کا متبادل بتایا گیا ہے اور اس کی تعریف یوں کی ہے:

> لسانیات کا وہ شعبہ جو الفاظ کی اصل اور تاریخ کا مطالعہ کرتا ہے اور زیرِ مطالعہ لسانی گروہ میں ان الفاظ کے قدیم ترین دور کا تعین کرنے کی کوشش کرتا ہے۔[4]

علم الاشتقاق سے مراد وقت کے ساتھ ساتھ الفاظ کی تاریخ اور ان کی ابتدا، اشکال اور معنی میں ہونے والی تبدیلیوں کا مطالعہ ہے۔ علم الاشتقاق میں الفاظ کی ساخت، معنی اور ماخذ کا مطالعہ کیا جاتا ہے نیز لفظ کے استعمال میں آنے والی مختلف نوعیت کی تبدیلیوں کا مطالعہ بھی اسی ضمن میں آتا ہے۔ یعنی ایک لفظ کی املا اور تلفظ واقع ہونے والی تبدیلیوں یا معنوی اعتبار لفظ کو جس تغیر و تبدل کا سامنا کرنا پڑا ان کا مطالعہ ''علم الاشتقاق'' کہلاتا ہے۔

ماہرین اشتقاق نے اشتقاقی تحقیق و تفتیش اور اس کی پیش کش کے مراحل کے حوالے سے کچھ اصول وضع کیے ہیں۔ اس مقالے میں ان اصولوں کا مطالعہ فرہنگِ ہوبسن جوبسن کے حوالے سے کیا جائے گا۔ کچھ اصول تحقیق و تفتیش کے مراحل کے حوالے سے ہے جب کہ کچھ تجزیاتی طریقہ کار اور اس کی تحریری

پیش کش کے حوالے سے ہے۔ ہر محقق اپنے تیار کیے گئے متن کے لیے خود بھی کچھ اصول مد نظر رکھتا ہے جن کی شعوری اور غیر شعوری طور پر مکمل پاسداری کرتا ہے۔ ان اصولوں کی پاسداری ہی متن کو منظّم اور مربوط دکھانے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ فرہنگِ ہوبسن جوبسن کے مطالعے سے بھی مکمل تنظیم کا احساس ہوتا ہے۔ مؤلفین نے جدید طریقہ تحقیق کو مد نظر رکھتے ہوئے انتہائی منظّم انداز سے فرہنگ کا متن تیار کیا ہے۔ البتہ اس مقالے میں ماہرِ اشتقاق یو کو میلکل، بوسونسن اور گیان چند جین کے علم الاشتقاق کے اصولوں کی روشنی میں فرہنگ کا جائزہ پیش کیا جائے گا۔

۱۔ تفتیش و تحقیق کے منطقی مدارج:

گیان چند جین نے اشتقاقی تحقیقات کے لیے سائنسی اور تقابلی طریقہ کار اپنانے کی تجویز پیش کی ہے۔[۵] سائنسی اور تقابلی طریقہ کار سے مرتب کیے گئے نتائج منطقی ہوتے ہیں۔ قارئین ماہرِ اشتقاق کی رائے سے عقلی طور پر قائل ہو کر متفق ہوتے ہیں۔ تقابلی طریقہ کار سمجھنے میں سہولت فراہم کرتا ہے۔ یو کو نے بھی تفتیش و تحقیق کے مدارج کو عقلی طور پر دیکھنے کی صلح دی ہے۔[۶]

یول نے فرہنگِ ہوبسن جوبسن میں سائنسی اندازِ تحقیق اپناتے ہوئے اشتقاقی نتائج مرتب کیے ہیں۔ الفاظ کا تجزیہ عقلی بنیادوں پر کیا گیا ہے۔ تقابلی طریقہ کار سے بھی مدد حاصل کی گئی ہے۔ مثالوں کی مدد سے مندرجہ لفظ کی وضاحت کی گئی ہے۔ مثلاً مندرجہ لفظ مینگلن (Mangelin) وزن کا ایک چھوٹا باٹ ہے۔ اس کی وضاحت کے لیے کئی دیگر وزن کے پیمانوں کے مماثل قرار دیا گیا یا بعض جگہ اس کا دیگر پیمانوں سے تقابل کیا گیا ہے۔ یول نے واضح کیا ہے کہ عام طور پر یہ ایک قراط کے برابر برتا جاتا ہے۔ یہ باٹ جنوبی ہندوستان اور سیلون میں قیمتی پتھروں کے وزن کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ تلگو میں اس کے لیے مجال اور تامل میں مجاڈی کا لفظ موجود ہے۔ (غالباً سنسکرت زبان کا لفظ "مجو" ان دونوں کا ماخذ ہے جس کے معنی "خوب صورت" کے ہیں) یہ باٹ دراصل رتن گنج کے بیج ہیں۔ مجاڈی کے بیج بہت پہلے سے وزن کی پیمائش کے لیے استعمال ہوتے رہے ہیں۔ پچاس مینگلن کا رتی (Rutee) سے تقابل کرنے کی صلح بھی دی ہے۔[۷]

یول نے حتی الامکان یہ کوشش کی ہے کہ کسی بھی لفظ کا مفہوم یا اشتقاق غیر واضح یا مبہم نہ رہ جائے۔ مدلل بیانات و شواہد کو مد نظر رکھتے ہوئے نتائج مرتب کیے گئے ہیں۔ معلومات کی جمع آوری پیش

کش اور تجزیے کے تمام مراحل کو عقلی بنیادوں پر پرکھا گیا ہے۔ سائنسی طریقہ تحقیق کے مطابق پہلے مفروضہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کے حق یا مخالفت میں آنے والے شواہد سے بحث کی جاتی ہے مثلاً فرہنگ کے مندرجات میں شامل لفظ ''مون سون'' یہ بحرِ ہند سے وقفے وقفے سے آنے والی ہواؤں کو دیا گیا نام ہے۔ یول نے اس کی اصل کے متعلق لکھا ہے کہ یہ عربی زبان کا لفظ ''موسم'' ہے جسے پرتگالیوں نے بگاڑ کر مونکوؤ اور ہمارے لوگوں نے مون سون بنالیا۔ اس مفروضہ کو پیش کرتے ہی وضاحت کرتے ہیں کہ کوئی بھی لغت عربی لفظ موسم کو تکنیکی لحاظ سے مون سون کا ماخذ نہیں بتاتی مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ عرب جہاز ران اسے انھی معنوں میں استعمال کرتے تھے۔ یہی سے پرتگالیوں نے اس لفظ کو اختیار کیا۔ ترک امیر البحر سدی علی کے اقتباسات کو بطور دلیل پیش کرتے ہوئے بروت موہی کی دی گئی دلیل کو حمایت میں نقل کرتے ہیں کہ موسم کا لفظ کسی بھی ایسی چیز کے لیے استعمال ہوتا ہے جو تہواروں کی طرح سال میں ایک بار آتا ہے۔ لبنان میں ریشم پر کام کرنے کے وقت کو موسم کہتے ہیں۔ یہ وہاں کا ایک اہم موسم خیال کیا جاتا ہے جیسے جہاز رانی کا موسم ہوتا ہے۔ امریکہ میں ہسپانوی موسم کے لیے ایسے لفظ کا استعمال کرتے ہیں جو بار بار آنے والی ہواؤں کے ہم معنی کے طور پر استعمال ہوسکے۔ یہاں تک وہ دلائل پیش کیے گئے جو موسم اور مون سون کو معنوی اعتبار سے ایک جیسا پیش کرتے ہیں۔ اس کے بعد مختلف ماہرین کو نقل کرتے ہوئے لفظ کی رائج مختلف شکلوں کی وضاحت کی گئی ہے جیسے کہ سولھویں صدی میں پرتگالی مصنفین کے ہاں مونکوؤ کا لفظ رائج تھا۔ ماہرین نے اسے موکوؤ لکھا ہے۔ اس لیے 'ن' کو شمولیت صرف غلط قرات کا نتیجہ ہو سکتی ہے۔ ولندیزی اس لفظ کو 'مونسوین' اور 'مونشن' کہتے ہیں۔ ولندیزیوں کے ہاں مستعمل لفظ کی صورت کو دیکھ کر یول نے اسے زیرِ بحث لفظ مون سون کے زیادہ قریب خیال کرتے ہوئے اس امکان کا اظہار بھی کیا ہے کہ اینگلو انڈین میں یہ لفظ ولندیزیوں کے توسط سے آیا ہو۔ یہ تمام وہ شواہد ہے جو لفظ کے تلفظ اور املا کو پیش نظر رکھتے ہوئے اکٹھے کیے گئے ہیں۔[۸] یول نے عقلی بنیادوں پر شواہد کو پیش کیا ہے۔

علم الاشتقاق کا ایک اہم بنیادی اصول گروہ بندی کا ہے۔[۹] حقائق و شواہد و مسائل کی مماثلتوں وغیرہ کی بنا پر گروہ بندی کر دینے سے محقق کو جہاں نتائج اخذ کرنے میں معاونت ہوتی ہے وہی ان تمام حاصل کی گئی معلومات کو پیش کش میں بھی آسانی ہو جاتی ہے۔ ''مون سون'' کے حوالے سے لکھے گئے تفصیلی نوٹ

میں گروہ بندی کے اصول کی پاس داری بھی نظر آتی ہے۔ یول نے پہلے مون سون کے ہم معنی الفاظ کے ساتھ اسے دیکھا اور مفروضہ قائم کرکے دلائل اکٹھے کیے بعد میں مون سون کے املا اور تلفظ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس حوالے سے شواہد اور دلائل قلم بند کیے ہیں۔ گروہ بندی بھی در حقیقت سائنسی طریقہ تحقیق کا جز ہے۔

کسی ایک مخصوص انداز کے عام چلن کو کسی دوسرے لفظ کے لیے بطور جواز پیش کرنا بھی سائنسی طریقہ تحقیق و تفتیش ہے کہ انفرادی طور پر سب کے لیے ثبوت و دلائل نہیں لائے جا سکتے بلکہ اسی طرح کا معاملہ کسی اور شے کے ساتھ اور اسے قبول بھی حاصل ہو تو ایک فارمولے کے طور پر سب پر اس کا اطلاق کیا جا سکتا ہے۔ یول نے بھی اس سائنسی طریق پر اشتقاقی جواز قبول کیے ہیں مثلاً پیگو پونیز (Pegu Ponies) گھوڑوں کو دیا گیا نام ہے۔ اس کے ذیل میں دلالت و صراحت کا انداز اپناتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جیسے عرب کے گھوڑوں کو عموماً دنیا میں ہر جگہ عرب ہی کہا جاتا ہے۔ اسی طرح مدراس میں گھوڑوں کے لیے پیگوس کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔"[۱]

فرہنگ میں ممکنہ حد تک الفاظ کے اشتقاقی تصورات کو عقلی بنیادوں پر پرکھنے کی کوشش کی گئی ہے جیسے کہ مندرجہ لفظ پُنگل ایک میلے کا نام ہے جو ہر جنوری کے آغاز میں جنوبی ہندوستان میں منایا جاتا ہے۔ تامل زبان کے لفظ اور میلے کے لیے مستعمل ہونے کے حوالے سے یول کہتے ہیں کہ پنگل کے معانی "ابلتا ہوا" کے ہے چوں کہ اس میلے کا آغاز نئے چاولوں کو ابال کر کیا جاتا ہے چناں چہ اسی مناسبت سے اس کا یہ نام مقرر کیا گیا ہے۔ یہ فصل کی کٹائی پر منایا جانے والا ایک تہوار ہے۔"

غرض یہ کہ یول کا مندرجات فرہنگ کی تفصیل بیان کرنے، شواہد پیش کرنے اور علم الاشتقاق کے حوالے سے تحقیق و تفتیش کرنے کا طریقہ کار سائنسی ہے جس میں تقابل، مفروضہ قائم کرنا، عقلی بنیادوں پر دلائل پیش کرنا، گروہ بندی کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ فرہنگ میں تجزیہ و تنقید کے لیے عقل کو بنیاد بنایا گیا ہے۔

۲۔ قیاسی تصورات:

علم الاشتقاق کے حوالے سے قیاسی تصورات بھی اہم تصور کیے جاتے ہیں۔ یو کو میلکل کی رائے

میں قیاسی تصورات کو ہر گز نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ بعض دفعہ یہی تصورات تحقیق کے کسی مقام پر اشتقاقی مباحث کا حصہ بن جاتے ہیں۔[۱۲]

فرہنگ میں یول نے قیاسی تصورات کو ہر گز نظر انداز نہیں کیا بلکہ جہاں بھی ان کی مدد سے بحث کو آگے بڑھایا ہے وہی یول نے اس خیال کے قیاس ہونے کا اظہار بھی کر دیا ہے مثلاً اپولوبندر یہ ایک مشہور گھاٹ کا نام ہے اور اس کے نزدیک کی گلی اپولو گلی کہلاتی ہے اور متصل قلعے کا دروازہ "اپولو گیٹ" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس لفظ کے متعلق یول نے برملا کہا ہے۔ غالباً یہ نام کسی لفظ کی بگڑی ہوئی صورت ہے مگر یہ بھی واضح نہیں کہ یہ کس لفظ کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ البتہ سر جارج برڈوڈ کے قیاس کے مطابق یہ پلوابندر کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ اس قیاس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ یہ وہی گھاٹ ہے جہاں کشتیاں پلوا مچھلی پکڑنے کے لیے آیا کرتی تھی۔ آگے اس بحث کو مزید بڑھایا اور یہ کھوج لگانے کی کوشش کی ہے کہ پلوا نام کی مچھلی کا یہاں پائے جانے کا ذکر کن کتب میں موجود ہے۔[۱۳] یول عموماً منطقی انداز میں بحث کو آگے بڑھاتے ہیں اور جہاں حتمی طور پر کچھ معلوم نہ ہو وہاں قیاسی رائے کی نشان دہی کرتے ہیں نیز وجہ قیاس بھی بیان کرتے ہیں۔

۳۔ غیر ضروری معلومات کے اندراج سے گریز:

یوکو میلکل نے اشتقاقی معلومات کی تحقیق و تفتیش کی مشکل کے حوالے سے ایک اصول وضع کیا ہے۔ وہ اصول معلومات کی حد بندی کرنے کا ہے یعنی غیر ضروری معلومات سے کی جانے والی غیر ضروری آرائش و زیبائش کرنے سے باز رہنا چاہیے۔[۱۴] کیوں کہ اس سے نہ صرف محقق کو بے جا مشقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے بل کہ تحقیق میں بھی زیادہ وقت صرف ہوتا ہے۔

اس اصول کی روشنی میں فرہنگِ ہوبسن جوبسن کا مطالعہ کریں تو جگہ جگہ حد بندی کے اصول کی مخالفت نظر آتی ہے۔ فرہنگ کے مندرجات کے متعلق لکھے گئے تفصیلی بیانات میں بہت کچھ اشتقاقی معلومات سے ہٹ کر موجود ہے مثلاً لفظ پیشوا کے تحت نا صرف اس کے لغوی اور اصطلاحی معنی دیے گئے جو ہندوستان میں مرہٹوں کے مربی کے ہے بلکہ ہندوستانی پیشوا کی تاریخ، اس کی جلا وطنی اور لے پالک بیٹے کا بھی سنین سمیت احوال درج کیا ہے۔[۱۵]

ایسی ہی ایک مثال تو مون گونگ کی ہے جو مالے زبان میں مستعمل لقب ہے جسے سنگا پور

خرید نے والے سردار نے اختیار کیا تھا۔ ان کے متعلق تاریخی نوعیت کی معلومات بھی درج کی گئی ہے جیسے کہ ملاکا کی مسلمان سلطنت کے نمائندے یعنی جوہر کے سلطان نے جزائر میں اس وقت پناہ لی جب ۱۵۱۱ء میں البو کرک نے انھیں بے دخل کر دیا۔ اس دوران تومون گونگ ایک وزیر تھا جس نے پیشوا کی طرز پر سلطان کا اقتدار[۶] غصب کر لیا اور یہ قبضہ پھر ایک پشت سے دوسری پشت میں منتقل ہوتا گیا۔ اس نوعیت کی تاریخی معلومات کا اشتقاقی مباحث سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اشتقاقی مباحث کی حد سے باہر غیر ضروری معلومات کی ایک مثال شامل فرہنگ مندرجہ لفظ مشک رت کے تحت دی گئی تفصیل میں ملتی ہے۔ مشک رت ایک جانور کا نام ہے۔ جانور کا سائنسی نام یا ہیئت بیان کرنا تو یقیناً بنیادی معلومات تصور کیا جا سکتا ہے۔ یول نے اس چھوٹے بھورے چوہے جیسے نظر آنے والے جانور کی ایک اور اہم خاصیت کا ذکر کیا ہے کہ اس سے مشک جیسی تیز بو خارج ہوتی ہے۔ یہاں تک دی گئی معلومات تو مندرجہ لفظ کے متعلق دی گئی بنیادی معلومات تصور کی جا سکتی ہے مگر یول نے اس بو کے حوالے تفصیلی اور کسی حد تک غیر ضروری معلومات بھی درج کی ہے جیسے کہ یول بو کی وضاحت کرتے ہیں کہ یہ بو اس قدر چھبنے والی ہوتی ہے کہ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ گوداموں میں رکھی گئی شراب کی بوتلوں کے ڈھکن یہ جانور خراب کر دیتے ہیں اور ان کے بدن سے خارج ہونے والی تیز بو بوتلوں میں شامل ہو جاتی ہے۔ جارڈن نے اس سارے عمل کا دانش مندی سے مشاہدہ کیا ہے اور کہا ہے کہ عین ممکن ہے کہ بوتلوں کے لیے استعمال ہونے سے قبل ہی ان کے کارک (ڈھکن) متاثر ہو چکے ہو اور اسی باعث بو بوتلوں میں داخل ہو جاتی ہے۔ بلیٹن فورڈ اپنی کتاب *Mammalia* میں لکھتے ہیں کہ مذکورہ بالا کہانی کو بعید از قیاس تصور کیا جانا چاہیے کیوں کہ یورپ میں موجود اور ہندوستان برآمد کی جانے والی شراب کی بوتلوں پر کبھی بھی ڈھکنوں کی خرابی کے باعث کوئی جرمانہ عائد نہیں ہوا۔ مزید یہ کہ یول نے اس بو کی وضاحت میں لکھا ہے کہ جب بھی نر جانور لڑی کی صورت میں کسی مادہ کا پیچھا کرتے ہیں اور مادہ شدید جنسی ہیجان کی کیفیت سے دو چار ہوتی ہے تو ایسی صورت میں وہ تیز بو خارج کرتی ہے۔[۷] یہ وہ تمام معلومات جو کسی بھی طرح لفظ کے ماخذ کی وضاحت یا اشتقاقی مباحث کو آگے نہیں بڑھا رہی نیز نہ اس تفصیل سے جانور کے متعلق کوئی بنیادی نوعیت کی معلومات میسر آ رہی ہے خصوصاً مشک رت کا بوتلوں کے ڈھکن خراب کرنا حقیقت یا محض ایک

من گھڑت کہانی۔ اس نوعیت کی بحث کی فرہنگ میں جگہ نہیں ہے کیوں کہ ایک بات نقل کر کے خود ہی اس کی تردید بھی کر دی گئی ہے کہ آج تک کبھی بوتلوں کو اس قسم کے پہنچے نقصان کی کوئی رپورٹ سامنے نہیں آئی۔

۴۔ ناکافی شواہد کی صورت میں فیصلے کا التوا:

بعض اوقات کسی لفظ کے ماخذ کے حوالے سے متفرق خیالات ملتے ہیں جن میں سے کسی ایک کے حق میں فیصلہ کرنا ممکن نہیں ہوتا کیوں کہ کسی بھی ایک رائے کے متعلق کافی ثبوت نہیں مل پاتے۔ ایسی صورت میں تمام بیانات کو لے کر بحث کرنے کی بجائے یو کو کی رائے میں بحث بے سود ہو تو فیصلہ کن ثبوت ملنے تک ملتوی کر دینا چاہیے۔[۱۸] یعنی طویل بحث سے احتراز کرنا چاہیے نیز فیصلہ صادر کرنے سے بھی اجتناب کرنا چاہیے۔

فرہنگِ ہوبسن جوبسن میں بعض مندرجات میں متفرق خیالات ملتے ہیں۔ ماخذ کے متعلق ایک سے زائد آرا نظر آتی ہے۔ یول ماہر اشتقاق کی طرح ان کا تجزیہ کیا اور کسی ایک رائے کے متعلق دلائل اکٹھے کرنے کی بھرپور سعی کی ہے مگر جہاں کہیں وہ اس کوشش میں ناکام رہے ہیں وہاں غیر ضروری بحث اور بے بنیاد فیصلے صادر کرنے کی بجائے متفرق آرا نقل کر دینے پر اکتفا کرتے نظر آتے ہیں مثلاً ٹریگا (Traga) کے تحت یول نے مختلف ماہرین کی آرا نقل کی ہیں۔ مولزورتھ (Moles Worth) کہتے ہیں کہ یہ لفظ سنسکرت میں تراگا اور گجراتی میں تراگو ہے؛ لیکن لفظ تراگا مونئیر ولیمز (Monier-Williams) کی سنسکرت لغت میں نہیں ملتا۔ ولسن (Wilson) اس کے بارے میں سوال کرتے ہوئے اسے مشکوک گردانتے ہیں۔ اس کے متعلق ڈاکٹر گریرسن (Grierson) لکھتے ہیں کہ وہ سنسکرت میں اس کا ماخذ تلاش نہیں کر سکے۔ البتہ کسی کو بھی اس لفظ کا تعلق سنسکرتی اساس ترائے اور ترا سے جوڑنے کی خواہش ہو سکتی ہے لیکن اس کا اختتامی حصہ ہو گا (Ga) مسائل کو جنم دیتا ہے جنھیں میں حل نہیں کر سکا۔ کوئی یہ بھی گمان کر سکتا ہے کہ یہ سنسکرت زبان کے لفظ ٹراکا سے اخذ کیا گیا ہے لیکن در حقیقت ایسا کوئی لفظ ہے ہی نہیں۔[۱۹] یول نے ان تمام ماہرین کی آرا اور اعتراضات نقل کیے ہیں مگر کسی بھی رائے کی حمایت نہیں کی۔

لفظ اچار کے بھی ایک سے زائد ممکنہ ماخذات کی نشان دہی کی ہے۔ فارسی زبان اور مالے زبان

دونوں میں اچار کا لفظ موجود ہے۔ ہندوستان کی تمام مقامی زبانوں میں بھی یہ لفظ مستعمل ہے۔ ایک خیال یہ بھی ہے کہ شاید ہندوستانیوں نے یہ لفظ پرتگالی زبان سے لیا ہوگا۔ تاہم ایک خیال یہ بھی ہے کہ جنوبی ایشیا کے لوگوں نے لاطینی زبان کے لفظ "اکٹریا" سے اچار کا لفظ اخذ کیا ہو۔[۲۰] ہندوستانی زبانوں کے علاوہ دیگر کئی زبانوں میں اس لفظ کی نشان دہی تو کی ہے مگر کسی ایک کو ماخذ کہنے سے اجتناب کیا۔ ایک سے زائد ماخذات کی نشان دہی کر کے فیصلہ صادر کرنے کے بجائے ٹھوس ثبوت ملنے تک فیصلہ کو ملتوی کر دینا ہی اشتقاق کا اصول ہے۔

بمیلو (Bummelo) ہندوستان کے ساحلوں اور جزائر پر بکثرت پائی جانے والی ایک چھوٹی مچھلی کا نام ہے۔ یول نے ماخذ کے متعلق مختلف آرا نقل کرنے سے قبل ہی اعتراف کر لیا ہے۔ اس نام کا ماخذ غیر واضح ہے۔ مولزورتھ کے مطابق یہ مراٹھی زبان کا لفظ بومیل یا بومبیلا ہے۔ بلوتو کی لغت میں اس لفظ کی پرتگالی صورت بمیلم بتائی گئی ہے۔[۲۱] یہاں بھی یول نے کوئی حتمی رائے بیان نہیں کی بلکہ ماخذ کے متعلق ابہام کا برملا ذکر کیا ہے۔

۵۔ نقل حرفی:

اشتقاقی مطالعات میں تلفظ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ درست تلفظ کی وضاحت سے ہی لفظ کی مستعمل صورت سے آگاہی ہوتی ہے نیز وقت کے ساتھ لفظ میں آنے والی مختلف تبدیلیوں سے واقفیت ہوتی ہے۔ تلفظ کے حوالے سے ماہرینِ اشتقاق نے ایک اصول یہ پیش کیا ہے کہ مندرجہ لفظ کے تلفظ کے ساتھ مادہ لفظ کے تلفظ کی بھی نقل حرفی کی مدد سے وضاحت کی جانی چاہیے۔ خصوصاً جب مادہ لفظ اور مندرجہ لفظ دونوں کے ہجوں میں کسی بھی قسم کا اختلاف ہو[۲۲] تو یہ وضاحت زیادہ ناگزیر ہو جاتی ہے۔

انیسویں صدی میں مستشرقین کی لکھی گئی بہت سی لغات و کتبِ فرہنگ میں مؤلفین نے مندرجہ لفظ، متعلقہ الفاظ اور مادہ الفاظ کو اردو ٹائپ میں لکھنے کا اہتمام کیا ہے۔ جب کہ وضاحت کو انگریزی زبان میں لکھا ہے جہاں اردو ٹائپ میں الفاظ لکھے ہیں وہی انگریزی ٹائپ میں بھی لکھ کر نقل حرفی کے ذریعے تلفظ کی وضاحت کر دی ہے۔ شیکسپیئر، ڈنکن فوربس، فیلن اور پلیٹس کی مرتبہ لغات میں یہی طریق اپنایا گیا ہے مگر فرہنگِ ہوبسن جوبسن میں کچھ بھی اردو ٹائپ میں نہیں لکھا گیا حتیٰ کہ مندرجہ لفظ بھی رومن رسم الخط ہی

میں لکھا گیا ہے۔ اس لیے مادہ لفظ، متعلقہ الفاظ بھی رومن ہی میں لکھے گئے ہیں۔ چناں چہ تلفظ کی وضاحت نقل حرفی کے ذریعے کی گئی ہے جس کے اصولوں کی وضاحت پول نے مقدمے میں کر دی ہے۔ یول نے نقل حرفی کے اپنائے گئے اصولوں کی تفصیلی وضاحت لکھنے کی بجائے فقط یہ وضاحت کر دی ہے کہ انھوں نے شیکسپیئر کے تمام اصول اپنائے ہیں۔ جن کی تفصیل شیکسپیئر کی لغت کے مقدمے میں موجود ہے البتہ جہاں انھیں مزید ضرورت محسوس ہوئی جیسے کہ سنسکرت زبان کی کچھ مخصوص آوازوں کے لیے ان کی وضاحت یول نے فرہنگِ ہوبسن جوبسن کے مقدمے میں کر دی ہے۔ یوں قارئین کے لیے فرہنگِ ہوبسن جوبسن کے مقدمے میں دی گئی مختصر وضاحت اور شیکسپیئر کی لغت کے مقدمے میں دی گئی فہرست کی مدد سے ہوبسن جوبسن کا مطالعہ ممکن ہو پاتا ہے۔

یول نے تلفظ کی وضاحت کے لیے صرف نقل حرفی ہی سے کام لیا ہے۔ مادہ الفاظ اور بعض اوقات مختلف تلفظ کے ساتھ رائج ایک ہی لفظ کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ البتہ مندرجہ لفظ اگر وضاحتی متن میں دہرایا جا رہا ہو تو اس کے تلفظ کی وضاحت مل جاتی ہے ورنہ بعض مقامات پر اس کے تلفظ کی وضاحت نظر انداز ہوتی نظر آتی ہے مثلاً مندرجہ لفظ پرؤ (Purvo) کے تلفظ کو نقل حرفی سے واضح نہیں کیا گیا البتہ اس کے سنسکرت مادے پرابھو (Prabhu) اور عام مستعمل تلفظ پربھو (Parbhu) کی یو پر خط کھینچ کر وضاحت کر دی گئی۔ یہ مغربی ہندوستان میں ادیب طبقے کا مشہور مستعمل نام ہے۔[۲۳] اسی طرح مندرجہ لفظ پٹیکا (Pateca) کو تو نقل حرفی سے واضح نہیں کیا مگر اس کے ممکنہ عربی زبان کے ماخذ لفظ البطیخ (Al-Battikh)، البطیخ (Al-Bittikh) کی ٹی کے نیچے نقطے اور آئی کے اوپر خط کھینچ کر تلفظ کی وضاحت کر دی گئی ہے۔[۲۴] اسی مندرجہ لفظ کے ماخذ پر بحث کرتے ہوئے ہندوستان میں اسی پھل کے دو اور ناموں کی وضاحت بھی نقل حرفی سے کی ہے۔

تربوز (Tarbuz)، اور خربوزہ (Kharbuza) ان دونوں میں یو پر خط کھینچا گیا ہے۔[۲۵] یول نے جہاں ضرورت محسوس کی ہے وہاں کتابوں کے ناموں کو بھی نقل حرفی سے واضح کر دیا ہے مثلاً ابوالفضل کی مشہور کتاب آئین اکبری کو پوری فرہنگ میں آئین (Ain) یعنی آئی پر خط کھینچ کر لکھا ہے۔[۲۶]

پال (Pawl) کا لفظ فرہنگ کے مندرجات میں شامل ہے مگر اس کے تلفظ کی وضاحت نقل حرفی

سے نہیں کی گئی۔ البتہ اس کو ہندی لفظ بتاتے ہوئے پال (Pal) مختلف املا کے ساتھ Aاے پر خط کھینچ کر اس کے تلفظ واملا واضح کیے ہیں۔ پال سے مراد چھوٹے خیمے کے ہیں۔ اس کے ماخذ کا سراغ لگاتے ہوئے سنسکرت زبان کا چھت کے معنوں میں مستعمل لفظ (Patala) پیش کیا ہے جس کے تلفظ کو ٹی کے نیچے نقطہ لگا کر واضح کیا ہے۔[۲۷]

پشاچی (Pisachee) سنسکرت زبان کا لفظ ہے جس کے معنی بد روح کے ہیں۔ اس کا مذکر پشاچہ ہے۔ سنسکرت لفظ پشاچی (Pisachi) کے تلفظ اور املا کو ایس پر ترچھی لکیر، سی اور آئی پر سیدھی لکیر کھینچ کر واضح کیا ہے جب کہ (Pisacha) کے تلفظ کو ایس پر ترچھی لکیر اور اے پر سیدھا خط کھینچ کر واضح کیا گیا ہے۔[۲۸] پشاچی کے معنی کی وضاحت کے بعد تفصیلی بیان میں پشاچی زبان کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ وہاں بھی نقل حرفی درج کرنے کی پابندی کی گئی ہے۔

پورب اور پوربیہ (Poorub, Poorbeea) کے ذیل میں اس کے مختلف مستعمل تلفظ کی وضاحت نقل حرفی سے کر دی گئی ہے۔ پورب ہندی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی مشرق کے ہیں۔ یہ سنسکرت زبان کے لفظ پروا (Purva) یا پربا (Purba) سے مشتق ہے۔ یول نے اس کے مادہ الفاظ کی یو پر خط کھینچ کر وضاحت کی ہے۔[۲۹]

ہندی اور بنگالی زبان کے لفظ پُٹنی (Putnee) کے مختلف تلفظ اور معنی کو واضح کیا ہے۔ یہ لفظ پٹنی (Patni) کو 'ٹی' کے نیچے نقطہ اور آئی کے اوپر خط کھینچ کر جب کہ پٹّنی (Pattni) کو دونوں ٹی کے نیچے نقطہ اور آئی پر نقطہ لگا کر واضح کیا ہے۔ ان کا مادہ فعل پٹنا (Patna) ہے جس کی وضاحت ٹی کے نیچے نقطے اور اے کے اوپر خط کھینچ کر کی گئی ہے۔[۳۰]

اس کے ایک معانی متفق ہونا یا رضامندی ظاہر کرنے کے ہیں۔ (جیسے خرید وفروخت وغیرہ کے معاملات میں) لفظ کا دوسرا استعمال بنگال کے زیریں صوبوں میں ملتا ہے جب ایک طے شدہ کرایہ دینے کی مدت کا تعین کر لیتے ہیں تو ایسے میں زمین کی ملکیت حاصل کرنے والے کو پٹنی دار کہتے ہیں۔[۳۱]

ابھی تک دی گئی تمام مثالیں ان الفاظ کی ہیں جہاں یول نے مندرجہ لفظ کی تو نقل حرفی کے ذریعے وضاحت نہیں کی مگر اس کے مادہ لفظ یا متعلقہ الفاظ کی وضاحت نقل حرفی کے اصولوں کے تحت کی ہے لیکن یہ

انداز حتمی اصول کی طرح نہیں اپنایا گیا کچھ جگہوں پر مندرجہ لفظ کی وضاحت بھی نقل حرفی سے کی گئی ہے جیسے کہ لفظ پٹھان (Pathan) یہاں انھوں نے دوسری بار آنے والے اے پر ترچھی لکیر کھینچ کر درست تلفظ واضح کیا ہے۔ ہندی زبان کا لفظ پٹھان (Pathan) ہے۔ یہاں ٹی کے نیچے نقطہ اور دوسری بار آنے والے اے کے اوپر خط کھینچا ہے جس سے درست املا اور تلفظ کی وضاحت ہوئی ہے۔ ایک ماہر لسانیات کا حوالہ دے کر یول نے لکھا ہے کہ اس لفظ کا اصل مادہ لفظ پشتون (Pushtun) اور پختون (Pukhtun) ہیں۔ یہاں یول نے دوسری بار آنے والے یو پر خط کھینچا ہے۔[۳۲]

مجموعی طور پر دیکھا جائے تو اردو ٹائپ میں نہ لکھنا کو ہم فرہنگِ ہوبسن جوبسن کا نقص نہیں کہہ سکتے کیوں کہ اس وقت اور بھی ایسی بہت سی لغات لکھی گئی جن میں اردو ٹائپ کو استعمال نہیں کیا گیا بلکہ تمام الفاظ رومن رسم الخط میں تحریر کیے گئے مثلاً جارج کلفورڈ وائٹ ورتھ کی لغت بھی ایسی ہی تھی۔ نقل حرفی کے ذریعے تلفظ اور املا کی وضاحت کے اصول کی پیروی فرہنگ میں کی گئی ہے مگر بیشتر جگہ مندرجہ لفظ اس وضاحت سے محروم رہا البتہ مادہ الفاظ اور متعلقہ الفاظ کو حتی الامکان حد تک واضح کیا گیا ہے۔ ممکن ہے کہ یول نے جن مادہ اور مندرجہ الفاظ کو ایک دوسرے کے قریب خیال کیا وہاں وہ دونوں کی نقل حرفی سے وضاحت نہ کی ہو۔

۶۔ شکوک و شبہات کا اظہار:

ماہرِ اشتقاق مختلف ذرائع سے معلومات و شواہد جمع کرتا ہے۔ اس کے بعد ان کی جانچ کرتا ہے۔ نتیجہ میں کچھ معلومات درست خیال کرتا ہے جب کہ کچھ کے متعلق شک و شبہ کا شکار ہوتا ہے۔ محقق کا فرض ہے کہ وہ جن بھی معلومات یا بیانات کو اپنی تحریر کا حصہ بنا رہا ہے ان کے متعلق غیر جانب دارانہ رائے بھی دے۔ اگر کسی بیان کی پرکھ کرنے میں ناکام رہا ہے تو برملا لاعلمی کا اظہار کر دے اور اگر شک میں مبتلا ہے تو اس کا بھی اظہار کر دے۔

فرہنگِ ہوبسن جوبسن میں یول نے ایک سچے محقق کی طرح یقینی معلومات کو باوثوق انداز میں پُراعتماد پیرائے بیان میں تحریر کیا ہے مگر وہ اپنی لاعلمی کے اظہار سے ہچکچاتے نہیں ہے۔ قیاس آرائی کو قیاس کے انداز میں پیش کرتے ہیں جیسے کہ کلکتہ کے حوالے سے برملا کہا ہے کہ یہ غیر یقینی اشتقاق کا حامل ہے۔

شک و شبہ کے اظہار کے بعد آئین اکبری[۳۳] سمیت دیگر کتب میں موجود لفظ کی صورت کو سامنے رکھتے ہوئے معلومات نقل کی ہے مگر ماخذ کے متعلق کوئی حتمی رائے پیش نہیں کی۔

صاف گوئی تحقیق کا بنیادی اصول ہے۔ یول ایک کھرے محقق کی طرح لا علمی کا اظہار کرتے ہیں۔ اپنی لاعلمیوں پر پردہ نہیں ڈالتے مثلاً کلالوز (Calaluz) چپو سے چلنے والے تیز رفتار بحری جہاز کی ایک قسم ہے۔ یول نے صاف گوئی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم نہ ہی اس لفظ کے اشتقاق کو جانتے ہیں نہ اس بحری جہاز کی قطعی خصوصیات کے متعلق کوئی علم رکھتے ہیں:

We do not know the etymology, not the exact character of the craft.[34]

البتہ ولیم کُرک کے اضافہ شدہ ایڈیشن میں انھوں نے یول کے متن پر اضافہ کرتے ہوئے سکیٹ صاحب کی رائے نقل کی ہے جنھوں نے اسے جاوی لفظ قرار دیا ہے۔ "لیلوز" کو ماخذ لفظ بتایا ہے جس کے معنی کسی بھی چیز کی مدد سے سیدھا جانا ہے۔ للہٰذا اس کا لغوی ترجمہ دھاگے یا ڈورے والا ہو گا۔ مالے میں عموماً کشتیوں کے نام ان کی شکل و شباہت کو سامنے رکھتے ہوئے رکھے جاتے تھے تاکہ نام سے اس کشتی کی تمام خصوصیات کا اندازہ ہو سکے۔

۷۔ لفظ کے موجودہ استعمال کی وضاحت:

لفظ مختلف زبانوں، علاقوں، تہذیبوں کا طویل سفر طے کرتے ہیں۔ یہ مسافت الفاظ کے ارتقا کا فطری اور یقینی حصہ ہے۔ اس سفر کے دوران الفاظ کے تلفظ، املا اور معنی میں تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ ماہرین اشتقاقیات نے لفظ کی ابتدائی صورت کی تلاش، بدلتی ہوئی صورتوں کے سفر کو قلم بند کرنے کے ساتھ ایک اصول یہ پیش کیا ہے کہ مادہ لفظ کے معنی کی وضاحت کرتے ہوئے لفظ کے موجودہ استعمال پر بھی روشنی ڈالی جانی چاہیے۔[۳۵] اگر لفظ کی مادہ صورت اور موجودہ صورت کے مابین کوئی تعلق موجود ہو تو اس کی بھی ضرور وضاحت کی جانی چاہیے۔

فرہنگِ ہوبسن جوبسن میں لفظ کے استعمال میں مختلف ادوار میں واقع ہونے والی معنیاتی تبدیلیوں کو سمیٹنے کی پوری کوشش کی گئی ہے جیسے کہ ہندوستانی زبان کا لفظ بمبا کا ماخذ پرتگالی زبان میں ہے جس کے معانی "پانی کے پمپ" کے ہیں۔ یول نے اشتقاقی بحث کے بعد وضاحت کی ہے کہ احمد آباد میں اس کا

جدید استعمال پانی کی ٹینکیوں کے لیے اور شمالی ہندوستان میں نہروں کے لیے ہوتا ہے۔[۳۶]

"برگر" ولندیزی زبان کا لفظ ہے جس کے معانی "شہری" کے ہے۔ فرہنگ میں ماخذ زبان اور معانی کی وضاحت کے بعد موجودہ دور میں اس کے تین اطلاقات بیان کیے گئے ہیں۔ سیلون میں یہ لفظ ولندیزی شہریوں کے لیے مستعمل ہے۔ نیل گھری پہاڑی کے لوگوں کے لیے، تیسرا استعمال "شہیر" کے لیے ہے۔ ہندوستانی میں اس کا تلفظ و املا مختلف ہے۔ یہ "برگا" کہلاتا ہے۔[۳۷] پہلے دو استعمال ماخذ زبان کے معنی کے قریب ہیں۔

ایسی ہی ایک مثال لفظ "بخشی" (Buxee) کی ہے جس کے معانی فوج میں تنخواہ تقسیم کرنے والے کے ہیں۔ اس کے ماخذ کے متعلق یول نے یہ رائے پیش کی ہے کہ یہ سنسکرت زبان کے لفظ بھکشو یعنی بھکاری سے آیا ہے مگر یہ منگولی یا ترکی زبان کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ بھکشو سے مراد بدھ مت یا کسی اور مذہب کے مراقبہ کرنے والے شخص کی ہے جو مذہبی سرگرمیوں میں مشغول رہے اور بنیادی ضروریات کے لیے بھیک مانگے۔ یہ لفظ تاتاریوں کے ہاں اور اس کے بعد منگول عہد کے فارسی مصنفین نے استعمال کیا۔ مغل بادشاہ بابر کے عہد میں یہ لفظ ڈاکٹر کے معنوں میں مستعمل ہوا۔ منگولوں نے اسے استاد اور معاشرے کے قابل احترام مذہبی استاد کے لیے استعمال کیا۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے عہد حکومت میں یہ لفظ اہم فوج عہدہ دار کے لیے استعمال ہونے لگا۔ یہاں تک کہ میر بخشی ایک اہم عہدہ ہوتا تھا اور اس کے تحت مزید بخشی ہوتے تھے۔ سلطان حیدر علی کی فوج میں بھی یہ عہدہ موجود تھا۔ یول کی رائے میں فارسی زبان کے بخشیدن جس کے معنی دینے کے ہے۔ دراصل تاتاری لفظ بخشی سے مغالطے کا شکار ہوا ہوگا۔ ہندوستان کے مختلف صوبوں میں کلکٹر یا ٹیکس جمع کرنے والے کے لیے یہ لفظ مستعمل ہے۔[۳۸] یول نے مندرجہ لفظ کے مادے کو تلاش کر کے نا صرف اس کے لغوی اور اصطلاحی معنی درج کیے ہیں بلکہ لفظ کے استعمال کے صدیوں پر محیط سفر کو بھی انتہائی جامعیت کے ساتھ قلم بند کیا ہے۔ موجودہ استعمال اور مادہ لفظ کے استعمال کے درمیان رابطہ قائم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ وضاحت کی ہے کہ کس طرح لفظ کے استعمال میں توسیع آئی اور دیگر الفاظ کے ساتھ مغالطے کے باعث لفظ کا موجودہ استعمال عام ہوا۔

۸۔ ہر قسم کی معلومات کی اہمیت:

لفظ کی تاریخ کے متعلق نتائج اخذ کرتے ہوئے کسی بھی بیان یا تصور کو قبل از وقت خارج از بحث نہیں کرنا چاہیے۔ کیوں کہ بعض اوقات وہ بیانات و تصورات جن کو آغاز میں در خوا اعتنا نہیں سمجھا گیا ہوتا بعد میں ان ہی کی بنیاد پر اطمینان بخش اشتقاقی فیصلے صادر کیے جاتے ہیں۔[۳۹]

فرہنگِ ہوبسن جوبسن کے تفصیلی بیانات میں بھی اس اہم اصول کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ یول متضاد اشتقاقی آرا کو بھی زیرِ بحث لاتے ہیں اور بعض اوقات قیاسوں سے بھی اشتقاقی بحث کا آغاز کرتے ہیں جیسے کہ لفظ "دیوالیہ" مندرجات فرہنگ میں شامل ہے۔ اس کا مادہ "دیوالا" ہے یعنی بری طرح ناکامی کا شکار شخص۔ فرہنگ میں اشتقاقی بحث سے قبل ہی اعتراف کیا گیا کہ اس لفظ کے اشتقاق کے بارے میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے تاہم بادلیل اس لفظ کو دیپ یا چراغ کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔ اس قیاسی تصور کی وجہ ایک رواج بتایا گیا ہے۔ جب بھی کوئی تاجر خود کو ناکام محسوس کرتا یا عملی طور پر وہ ناکام ہو جاتا تو وہ اپنے گھر یا دکان وغیرہ پر چراغ جلا کر کچھ عرصے کے لیے فرار ہو جاتا۔ وہ اس وقت تک روپوش رہتا جب تک کہ قرض خواہوں کو اس کے اثاثے بیچ کر رقم ادا نہ کر دی جاتی۔[۴۰] دیوالیہ کو دیپ کے ساتھ جوڑنا یول کے نزدیک اوائل میں اہم پیش قدمی نہ تھی مگر اس کو بحث کا حصہ بناتے ہوئے تمام نتائج اسی جانب موڑ گئے۔

۹۔ زیرِ بحث لفظ سے متعلقہ دیگر مندرجات کا اندراج:

بوسونسن لفظ کی وضاحت کے حوالے سے اصول وضع کیا ہے کہ زیرِ بحث مندرجہ لفظ سے متعلقہ دیگر الفاظ بھی شامل کر دینے چاہیے۔ اگر دیگر متعلقہ الفاظ لغات کے مندرجات کا حصہ ہیں تو انھیں لکھتے ہوئے امتیازی خط اختیار کیا جائے جیسے کہ انگریزی میں بڑے حروف تہجی استعمال کیے جائے۔ بوسونسن کے مطابق اس طرح حوالہ دینے سے اشتقاقی معلومات کی اہمیت میں اضافہ ہوتا ہے۔[۴۱]

فرہنگِ ہوبسن جوبسن میں اس اصول کی پوری طرح پیروی کی گئی ہے۔ یول نے اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ مندرجہ لفظ سے متعلقہ تمام الفاظ کا ذکر کیا جائے۔ خصوصاً اگر متعلقہ الفاظ فرہنگ کے مندرجات کا حصہ ہے تو ان کی جانب مراجعت کرتے ہوئے امتیازی خط اختیار کیا گیا ہے۔ جیسے کہ مندرجہ لفظ Muttra جو کہ جمنا کے قریب ہندوؤں کا ایک قدیم اور مقدس شہر ہے کہ تحت دی گئی تفصیل میں See

Madura لکھا ہے۔[۴۲] یہ بھی ہندوستان کا علاقہ ہے۔ ہندوستانی تہذیب کا ایک عام مستعمل نمائندہ لفظ اور عہدہ مفتی بھی اندراجات فرہنگ میں شامل ہے چونکہ اسلامی اور ہندوستانی تہذیب سے اس لفظ کا گہرا تعلق ہے اس لیے اس عہدے، اس کے فرائض روزمرہ میں لفظ کے عام استعمال کی وضاحت کرتے ہوئے تدریجاً بہت سے متعلقہ الفاظ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ مثلاً قاضی Cazee، Law Officer، Moolvee، Futwah وغیرہ۔[۴۳] یول نے مفتی کے دو مستعمل معنی دیے ہیں۔ پہلا معانی فیصلہ سنانے والے یا فتویٰ دینے والے کے ہیں۔ جب کہ دوسرا اسلینگ استعمال آرمی میں پہنے جانے والے سادہ کپڑوں پر ہوتا ہے۔ اوپر بیان کیے گئے تمام الفاظ مفتی کے پہلے معانی کے ساتھ متعلقہ ہیں۔

مندرجہ لفظ Marwaree کی وضاحت میں Banyan اور Sowcar کا حوالہ دیا ہے جو مندرجات فرہنگ میں شامل ہے۔[۴۴]

Margoosa لفظ سیلون اور جنوبی ہندوستان میں پائے جانے والے ایک عام درخت کے لیے بولا جاتا ہے۔ درخت کے نباتاتی نام سمیت دیگر تفصیل لکھنے کے بعد (See Neem) لکھ کر فرہنگ کے مندرجہ لفظ "نیم" کی طرف مراجعت کی ہے۔[۴۵]

معلم (Malum) اینگلو انڈین میں بحری جہاز پر مقامی افراد اور انگریز افسروں کے ساتھ موجود رہ نما کو کہتے ہیں۔ فرہنگ کے اندراجات میں اس سے متعلقہ لفظ ناخدا ہے جسے Nacoda کے امتیازی خط میں لکھا گیا ہے۔[۴۶]

Plankeen ہندوستان میں عام رائج پالکی کا مستعمل نام ہے۔ اس کے تحت لکھی گئی تفصیل میں اڑیسہ (Orissa) میں استعمال کی جانے والی پالکی کا ذکر کیا ہے تو اڑیسہ کے سامنے فرہنگ کے مندرجات سے Orriya کی طرف رہنمائی کی ہے۔[۴۷] یعنی بغور دیکھا جائے تو یہاں حوالہ دیے جانے والے لفظ کا براہِ راست تعلق زیرِ بحث لفظ سے نہیں ہے مگر اس کے ذیل میں دی گئی تفصیل میں بھی اگر کوئی ایسا لفظ آیا ہے جس کی مزید وضاحت فرہنگ کے کسی دوسرے حصے سے ہو سکتی ہے تو یول نے حوالہ دینے سے گریز نہیں کیا۔

بعض جگہ تقابل اور موازنے کے لیے بھی فرہنگ کے دوسرے حصوں کا حوالہ دیا گیا ہے جیسا کہ مینگولن (Mangelin) تقریباً کیرات کے برابر وزن کا ایک پیمانہ ہے۔ اس وزن کے پیمانے کی وضاحت میں رتی

(Rutee) کے ساتھ موازنہ کرنے کی جانب رہنمائی کی ہے۔[۴۸]

چھلکے سمیت چاولوں کا مستعمل نام (Paddy) کی وضاحت میں شامل فرہنگ لفظ Batta کا حوالہ دیا گیا ہے۔[۴۹] فارسی زبان کی قدیم صورت پہلوی (Pahalvi) پر بھی ایک اندراج تحریر کیا گیا ہے جس میں تفصیل اور وضاحت کے لیے پہلوان (Pulwaun)[۵۰] کے تحت دی گئی معلومات کے ملاحظہ کے لیے رہنمائی کی ہے۔

پرداو (Pardao) سونے کے سکے کا نام ہے۔ اس کے وزن، لفظ کے ماخذ وقت کے ساتھ وزن میں واقع ہونے والی تبدیلیوں کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس سکے کے قدر کے تعین کے لیے دیگر وزن کے پیمانوں سے موازنہ بھی کیا گیا ہے۔ جن میں سے تین فرہنگ کے مندرجات کا حصہ ہے۔ Sapeca، Bargany اور Budgrook کے مطالعے کی طرف رہنمائی کی ہے۔[۵۱]

اشتقاقی مباحث یا تفصیلی وضاحت میں تقابل اور تشریح کے علاوہ بھی بعض اوقات فرہنگ کے دیگر حصوں میں تحریر کیے گئے متن کا براہِ راست حوالہ دے کر دوبارہ نقل کرنے سے بچا گیا ہے۔ یقیناً جس کا اہم مقصد فرہنگ کو غیر ضروری طوالت سے بچانا ہوگا اور حوالے کا مقصد ہر مندرجہ لفظ سے منسلک تمام معلومات کو قاری تک پہنچانا ہے۔ منجھی (Manjee) دریا میں کشتی چلانے والے کو کہتے ہیں۔ اس لفظ کے استعمال کی سند کے حوالے سے درج کیے گئے اقتباسات میں سنہ ۱۷۰۶ء کے اقتباس کا متن نقل کرنے کی بجائے فقط یہ رہنمائی کر دی گئی ہے کہ Harry کے ذیل میں دیکھیے۔[۵۲] ایسا ہی تمام فرہنگ میں برتا گیا ہے۔ اس لیے یہ نتیجہ اخذ کرنا بالکل درست ہوگا کہ فرہنگِ ہوبسن جوبسن میں بوسونسن کے بیان کیے گئے پیش کش کے اصول کی مکمل پاسداری کی گئی ہے۔

۱۰۔ لغت کی ساخت:

کتب لغت و فرہنگ میں اندراجات کے اشتقاق کو درج کرنے کے حوالے سے بوسونسن نے لغت کی ساخت کے فرق کو واضح کیا ہے۔ تین طرح کی لغات کی ساخت کی وضاحت کی ہے نیز ان کے تحت اشتقاقی معلومات کے اندراج کے طریقے کے اصول بھی بتائے ہیں۔ Indication Structure میں لفظ کے ارتقا کے تمام مدارج بیان کیے جاتے ہیں۔ ارتقائی مدارج کے بیان کے تین حصے ہوتے ہیں:۔

۱) مادہ لفظ کی اصل زبان کی وضاحت

۲) مادہ لفظ کی صورت کی وضاحت

۳) مادہ لفظ کے معنی کی وضاحت

اس کے برعکس مائیکرو سٹرکچر (Micro Structure) میں اشتقاقی معلومات کا براہِ راست تعلق مندرجہ لفظ سے ہوتا ہے۔ یہ یا تو مندرجہ لفظ کے متعلق دی گئی تمام معلومات کے آغاز میں یا پھر اختتام پر درج کی جاتی ہے۔ میکرو سٹرکچر (Macro Structure) لغات میں اشتقاقی معلومات کا اندراج دو طریقوں سے کیا جاتا ہے۔ اگر قارئین کو ہر مندرجہ لفظ کے ساتھ معلومات دینا مقصود نہ ہو تو ایک گروہ کے تمام الفاظ کے متعلق ایسی اشتقاقی نشان دہی کر دی جاتی ہے جو گروہ میں موجود تمام الفاظ پر صادق آتی ہو۔ اس نوعیت کی معلومات کو سب سے آخر میں درج کیا جانا چاہیے۔[۵۳]

فرہنگِ ہوبسن جوبسن میں (Indication Structure) کے اصولوں کو اپنایا گیا ہے۔ فرہنگ میں لفظ کے ارتقا کے تمام مدراج کو بیان کیا گیا ہے۔ فرہنگ میں مادہ لفظ کی اصل زبان کی وضاحت، مادہ لفظ کی صورت کی وضاحت، مادہ لفظ کے معنی کی وضاحت کے ساتھ اس کی تبدیلی شکل و تبدیلی معنی کے سفر کو بھی صراحت کے ساتھ بیان کرنے کی سعی کی گئی ہے مثلاً صیقلی گر ہندوستانی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا اصل مادہ عربی زبان کا لفظ صَیقل ہے جس کے معانی "پالش" کے ہے۔ صیقلی گر کے معنی ہتھیاروں سے زنگ دور کرنے، تلواروں کی دیکھ بھال کرنے والے کے ہیں۔[۵۴] اس مندرجہ لفظ میں اصل مادہ لفظ، اس کے معنی اور زبان کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ ایسی ہی ایک مثال لفظ "شنتو" ہے اس کا مادہ جاپانی زبان کا لفظ شنتاؤ ہے جس کے معانی "دیوتاؤں کا راستہ" ہے۔ شنتو سے مراد جاپان کا قدیم قانون ہے۔[۵۵]

مادہ لفظ کی صورت، زبان اور معنی کی وضاحت کے ساتھ موجودہ دور کے استعمال کی مثال لفظ سنگر (Sungar) میں بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ اس کا مادہ فارسی زبان کا لفظ سنگ بمعنی پتھر ہے۔ اس سے مراد عارضی طور پر بنائی جانے والی پتھر کی منڈیر ہوتی ہے جیسے کہ ہندوستان کے شمال مغربی سرحدی صوبے میں آفریدی اور دیگر قبائل دفاعی مقاصد کے لیے تعمیر کرتے ہیں۔ اب یہ لفظ عام فوجی استعمال میں ہے۔ جنوبی افریقہ کی جنگ میں بھی یہ استعمال ہوا۔ یہ لفظ پہاڑی علاقوں میں سادہ سے لکڑی کے پُلوں کے لیے بھی

استعمال ہوتا ہے۔ جنھیں تیز بہاؤ والی ندیوں کو عبور کرنے کے لیے دو اطراف میں پتھر کے پشتوں اور ستونوں کی مدد سے تیار کیا جاتا ہے۔[56] یہاں علم الاشتقاق کی بنیادی معلومات کے ساتھ ساتھ موجودہ دور میں لفظ کی جدید صورت اور اس کے اطلاقات کی وضاحت کی گئی ہے۔

۱۱۔ شواہد کی زمانی ترتیب:

بنیادی حقائق اور شواہد کی پیش کش کے لیے تاریخ وار ترتیب کے اصول کی حمایت کی جاتی ہے۔ گو کہ ماہرین کے نزدیک تاریخ وار ترتیب کی سختی سے پابندی کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر اس انداز ترتیب کو ملحوظ رکھا جائے تو یہ تاریخ وار سلسلہ باقاعدہ عالمانہ انداز میں کی گئی نشاندہیوں کی حتمی یا قیاسی تاریخوں سے بنی لڑی میں پرو دے گا۔[57]

فرہنگِ ہوبسن جوبسن میں تاریخ وار ترتیب کے اصول کو اپنانے کی حتی الامکان کوشش کی گئی ہے۔

مندرجہ لفظ کے استعمال کے ثبوت کے طور پر جس قدر بھی اقتباسات درج کیے گئے ہیں ان میں اسی ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اولیت قدیم ترین کو دی گئی ہے اس کے بعد تاریخ وار ترتیب کی پاسداری کرتے ہوئے تمام اقتباسات نقل کیے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ قبل مسیح اور عیسوی سنہ کی نشان دہی کا بھی اہتمام کیا گیا ہے اور تاریخ کے مطابق قبل مسیح کے متون کو پہلے اور عیسوی سنہ کے متون کو بعد میں درج کیا گیا ہے۔ جیسے کہ مندرجہ لفظ پالنکین (پالکی) (Palankeen) پر یول نے تفصیل سے تحریر کیا ہے اور بطور ثبوت اقتباسات بھی تحریر کیے ہیں۔

1340	(Palankin)
1350	(Palankin)
1515	(Palanquim)
1563	(Palenquins)
1567	(Palanchine)
1598	(Pallamkin)
1606	(Palanquins)
1606	(Palanquins)

1608-9	(Palankine)
1616	(Pallankee)
1623	(Palankin)
1659	(Palki)
1660	(Pallekies)
1672	(Pallinkijn, Palleki, Pallanquin)
1673	(Palankeen, Palenkeen)
1678	(Pallakee)
1682	(Palakijn)
1720	(Palenkeens)
1726	(Palangkyn)
1736	(Palanquin)
1750-52	(Palekee)
1754-58	(Palankeen)
1780	(Palkee)
1784	(Palanqueen)
1804	(Palanquin, Palanquins)
1808	(Palkee, Palankeen)
1809	(Palankeen)
1830	(Palanquin)
1880	(Palanquin)
1881	(Palanquin)[58]

طوالت کے پیشِ نظر یہاں اقتباسات نقل نہیں کیے صرف اقتباس میں موجود مندرجہ لفظ کی صورت درج کر دی ہے۔ جس سے تاریخ وار ترتیب کے ساتھ لفظ کے ارتقا کی پوری صورت سامنے آجاتی ہے۔ نا صرف اقتباسات بلکہ مندرجہ لفظ کے متعلق یول کے تحریر کردہ متن میں بھی تاریخ وار بحث کی گئی ہے۔ اسی طرح جہاں کہیں لفظ کی بنیادی معلومات کے ساتھ سیاسی و سماجی معلومات درج کی ہے وہاں بھی

تاریخ وار واقعات کے بیان کو اولیت دی ہے مثلاً فارسی الاصل لفظ پیشوا (Peshwa) کے لغوی معنی رہبر اور رہنما ہے مگر ہندوستان میں مرہٹہ طاقت کا وزیر اعلیٰ پیشوا کہلایا۔ پیشوا کی طاقت اور اس کے خاتمے کا مختصر حال یوں لکھا ہے کہ ان کی طاقت اس وقت ختم ہوئی جب ۱۸۱۷ء میں آخری پیشوا باجی راؤ نے سر جان میلکم کے سامنے ہتھیار ڈالے۔ انھوں نے جنوری ۱۸۵۱ء تک کانپور کے نزدیک بھتور میں اپنی جاگیر کے ساتھ امیرانہ جلاوطنی میں زندگی گزاری۔[۵۹]

۱۲۔ مختلف نوعیت کے متون سے استفادہ:

لفظ کی تاریخ کا مطالعہ، اس کی بدلتی صورتوں کی تفتیش متون کی مدد سے کی جاتی ہے۔ ماضی میں لکھے گئے متون میں جائزہ لے کر لفظ میں آنے والی تبدیلیوں کا کھوج لگایا جاتا ہے اور اولین صورت کی نشان دہی کی جاتی ہے۔ ماہرین لسانیات کے متون میں لفظ کی تلاش کے حوالے سے اصول وضع کیا ہے کہ ایک سے زائد مادوں کے امکان پر تاریخی یا مذہبی تحریروں کے استفادے سے گریز نہیں کرنا چاہیے۔[۶۰] یعنی ماہر اشتقاق کو خود کو صرف ادبی متون کی تحقیق کا پابند نہیں کرنا چاہیے بلکہ دیگر نوعیت کی کتب سے بھی استفادہ ضرور کرنا چاہیے۔

فرہنگِ ہوبسن جوبسن میں اشتقاق کے اسی اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے مختلف موضوعاتی کتب و رسائل سے ہر ممکن استفادہ کیا گیا ہے۔ لفظ کے ماخذ کی تلاش کے لیے دائرہ کار کو وسیع رکھا گیا ہے۔ یہاں تک کے اخبارات، سرکاری دستاویزات وغیرہ کو بھی زیرِ تحقیق رکھا گیا ہے۔

فرہنگ میں جن ادبی متون سے استفادہ نظر آتا ہے ان کا تعلق ادب کی مختلف اصناف سے ہے جیسے کہ سفر نامے، ناول، شاعری، خود نوشت اور سوانح عمری وغیرہ۔ لغات اور فرہنگوں سے بھی استفادہ نظر آتا ہے مثلاً فرہنگ میں شامل مندرجہ لفظ کلغی (Culgee) کے ذیل میں لکھا ہے کہ اس سے مراد ایسا زیور ہے جسے پگڑی پر لگایا جاتا ہے۔ شیکسپیئر کی لغت میں کلغی کو ترکی زبان کا لفظ بتایا گیا ہے جب کہ پلیٹس نے کلغا اور کلغی کے الفاظ پیش کیے ہیں اور انھیں سنسکرت زبان کے لفظ کلشہ سے جوڑا ہے جس کے معانی گنبد کے ہے۔[۶۱]

لفظ کے استعمال کی مثالیں سرکاری اور دفتری دستاویزات اور ریکارڈ وغیرہ سے بھی دی گئی ہے مثلاً لفظ مالا بار (Malabar) کے تحت جو اقتباسات درج کیے گئے ہیں۔ اس میں ۱۶۸۰ء کے تحت درج کیا گیا اقتباس *Notes on and Extracts from the Government Records in Fort St. George, Madras, Public*

Department: Letters from England from 1670 to 1677 سے لیا گیا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ اب تک یہاں پر گھروں کی خرید و فروخت کے متعلق یہی دستور رائج ہے کہ تمام تحریری دستاویزات پر تگالی، تلگو اور مالا بار کی زبانوں میں تیار کیے جاتے ہیں جس کے باعث کچھ دشواری پیش آتی ہے۔ [۶۲]

فرہنگ میں تاریخ کی کتب سے استفادے کی مثالیں بھی نظر آتی ہے۔ مندرجات فرہنگ میں شامل شیمپو (Shampoo) کا لفظ تھکان دور کرنے کے نقطہ نظر سے پٹھوں کو دبانا یا مالش کرنا وغیرہ۔ یہ لفظ عرصہ دراز سے انگلستان میں ایک جانی، پہچانی اصطلاح کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اس کا ہندوستانی فعل چانپنا ہے جس سے بننے والا فعل امر چانپو ہے۔ غالباً یہ لفظ کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ اس لفظ کے استعمال کے ذیل میں بطور مثال جو اقتباسات درج کیے ہیں۔ ان میں سنہ ۱۸۰۰ء کے تحت لیفٹیننٹ کرنل بیٹسن (Beatson) کی کتاب *View of the Origin and Conduct of the war with Tippoo Sultan* سے اقتباس درج کیا ہے۔ سلطان کا معمول صبح جاگنے کے بعد چنپا کروانا اور نہانا تھا۔ اس کے بعد وہ ایک گھنٹے تک قرآن کی تلاوت کرتے تھے۔ [۶۳]

فرہنگ کے مندرجات متنوع موضوعات سے متعلقہ ہوتے ہیں۔ اس لیے مؤلف فرہنگِ ہوبسن جوبسن نے ان موضوعات سے متعلقہ لکھی گئی خصوصی کتب سے بھی استفادہ کیا ہے جیسے کہ نباتات، طب، حیاتیات، اوزان وغیرہ سے متعلقہ خصوصی کتب سے اقتباسات بھی نقل کیے ہیں اور یول کے تحریر کردہ بنیادی متون میں بھی بالواسطہ ان سے استفادے کا اظہار ہوتا ہے۔ اوزان کے حوالے سے بالخصوص فرہنگ کے مندرجات میں تفصیلی بیانات ملتے ہیں جس میں یول کی محنت کا اظہار ہوتا ہے۔ مندرجہ لفظ سیر (Seer) کے تحت دی گئی تفصیل میں لکھا ہے کہ سنہ ۱۸۷۰ء میں لارڈ میو (Mayo) کے عہد حکومت میں کچھ فاضل اور اثر و رسوخ کے حامل افراد نے ملک میں اعشاری نظام کے آغاز کے لیے پُرزور مہم شروع کی اور اس کی راہ ہموار کرنے کے لیے ایک قانون "انڈین اوزان اور پیمائش ایکٹ" منظور کیا۔ یول نے اس ایکٹ کا حوالہ نقل کر کے معلومات درج کی ہیں۔ [۶۴]

مجموعی طور پر دیکھا جائے تو فرہنگ میں متنوع متون سے استفادے کے اصول پر مکمل طور پر فرہنگ پوری اترتی ہے۔ یہاں ہر متعلقہ شعبہ کے حوالے سے لکھی گئی کتب سے استفادہ نظر آتا ہے۔ باغور

مطالعہ سے یہ نتائج سامنے آتے ہیں کہ ایک ایک مندرجہ لفظ پر تحقیق و تفتیش کے لیے سائنسی طریقہ تحقیق استعمال کرتے ہوئے نتائج مرتب کیے گئے ہیں۔ کسی بھی اندراج کے حوالے سے غیر ضروری موضوعاتی حد بندی نظر نہیں آتی۔ ابن بطوطہ کا سفر نامہ، تزک جہانگیری ، آئین اکبری ، راکبرگ کی علم نباتات کی کتب سب کا تعلق مختلف شعبہ جات سے ہیں مگر یول کا موضوع صرف تلاش و تحقیق نظر آتا ہے۔ ہر مندرجہ لفظ کے استعمال کو تمام متون میں تلاش کر کے اشتقاقی نتائج برآمد کرنا ان کا مطمح نظر ہے۔

۱۳۔ اشتقاقی نتائج میں تلفظ کی اہمیت:

علم الاشتقاق میں زیرِ غور لفظ کے تلفظ، املا اور معنی میں آنے والی تمام تبدیلیوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ گیان چند جین نے لفظ کی ماخذ صورت اور اس کی تبدیلی کے سفر کو قلم بند کرنے کے حوالے سے تلفظ کی اہمیت پر خاص طور پر زور دیا ہے اور اس حوالے سے کچھ اصول پیش کیے ہیں۔

لفظ کی تحریری صورت کی بجائے ملفوظی آوازوں پر دھیان دینا چاہیے۔ تلفظ کا پتا لگانے کے لیے درج ذیل نکات اہم ہے۔

- تلفظ کے علم کے لیے صرف حروف پر بھروسا نہ کیا جائے۔
- قدیم تحریروں میں صرف لفظ کی تحریری صورت سامنے ہوتی ہے جو تلفظ میں مغالطے کا باعث بن سکتی ہے۔ اس لیے حتی الامکان تلفظ کو تلاش کرنا۔
- کچھ زبانوں کے حروف ایک سے ہوتے ہیں مگر ان حروف کی آوازیں یکساں نہیں ہوتی۔
- بعض اوقات لہجے بھی تلفظ میں مغالطے کا شکار کر دیتے ہیں۔[۶۵]

غرض یہ کہ گیان چند جین کا تلفظ پر بہت اصرار ہے۔ لفظ کے تلفظ کے حوالے سے دیکھا جائے تو فرہنگِ ہوبسن جوبسن میں اس اصول کی مکمل پابندی نظر نہیں آتی۔ گیان چند جین نے لفظ کی تحریری صورتوں کی بجائے ملفوظی صورتوں کو زیادہ اہمیت دی ہے۔ جب کہ یول نے متون میں موجود الفاظ کی صورتوں کو پرکھا ہے اور ان کی تحریری صورتوں پر نتائج مرتب کیے ہیں۔

لفظ کی املا کی وضاحت فرہنگ میں نقل حرفی کی مدد سے کی گئی ہے۔ یوں ایک حد تک تلفظ بھی واضح ہو جاتا ہے مگر ساری تحقیق میں لفظ کی تحریری صورت کو سامنے رکھا گیا ہے۔ اسے ہی بطور ثبوت پیش کیا گیا ہے۔ یول نے لفظ کے استعمال کو ہر عرصہ میں متون کی مدد سے کھوجا ہے۔ اس کے لیے انھوں نے

کوئی موضوعاتی حد بندی قائم نہیں کی۔ اخبارات، رسائل، یادداشتیں، سرکاری اور غیر سرکاری ریکارڈ، ادبی کتب، مذہبی رسائل سب سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔

ہر زیرِ غور لفظ کے استعمال کے ثبوت کے لیے جس قدر مل سکے مختلف متون سے اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔ ان ہی اقتباسات کی روشنی میں یول نے بنیادی متن تحریر کیا ہے جس میں دیگر ماہرین کی آرا سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ اس لیے عملی طور پر جس انداز میں اس فرہنگ میں کام کیا گیا ہے۔ اس میں گیان چند جین کے تلفظ کے اصولوں کی پاسداری نظر نہیں آتی۔

۱۴۔ آخری ماخذ زبان میں لفظ کی رائج صورت کی تلاش:

علم الاشتقاق الفاظ کی تاریخ کو کھوجنے کا نام ہے مگر دراصل کوئی بھی لفظ اپنے موجودہ استعمال سے فقط ایک قدم پہلے وجود میں نہیں آتا۔ ہر لفظ کی اپنی مخصوص تاریخ ہے کہ وہ کتنی زبانوں سے گزر کر یہاں تک پہنچا ہے۔ ماہرین اشتقاق اس تمام سفر کی روداد کو قلم بند کرنے کے خواہاں ہوتے ہیں اس لیے اشتقاقی مباحث کے حوالے سے اس اصول پر اصرار کرتے ہیں کہ زیرِ غور لفظ کی آخری ماخذ زبان میں صورت تلاش کرنا چاہیے۔[۲۶]

گو کہ ہمیشہ ایسا ممکن نہیں ہو پاتا کہ ہر لفظ کی مکمل تاریخ مع اپنے تفصیلی سفر دستیاب ہو اور یوں آخری ماخذ زبان میں رائج صورت بھی سامنے آسکے۔ البتہ تلاش و تحقیق کا یہی انداز ہونا چاہیے۔ فرہنگِ ہوبسن جوبسن میں بھی مؤلفین اسی کوشش میں سرگرداں نظر آتے ہیں کہ جس قدر تفصیل مل جائے، جس حد تک لفظ کے استعمال کے ثبوت دستیاب ہو سکے اس کی مدد سے تحقیق و تفتیش کے عمل سے گزار کر نتائج مرتب کیے جائیں۔ مثلاً شامل فرہنگ مندرجہ لفظ بُفیلو (Buffalo) کے متعلق یول صاحب نے آخری ماخذ کی نشان دہی یوں حتمی اور باوثوق انداز میں کی ہے کہ یہ یقیناً لاطینی زبان کے لفظ "بالس" سے اخذ ہوا ہے۔ اس آخری حتمی ماخذ کی نشان دہی کے بعد اس کے سفر اور دیگر زبانوں میں موجودگی کو زیرِ بحث لایا گیا ہے کہ پرانی انگریزی میں یہ لفظ بفلی، بف اور بگلی کی صورت میں رائج تھا۔ لفظ کی یہ صورتیں فرانسیسی زبان کے توسط سے آئی تھی۔ لفظ کی موجودہ صورت کے متعلق گمان ہے کہ وہ ہندوستان کے راستے پرتگالی زبان سے آئی ہے۔ پلینی کی رائے میں لاطینی لفظ بالس سے مراد بیل یا بیل نما کوئی جانور نہ تھا بلکہ اس سے مراد افریقی ہرن تھا۔ کچھ جگہ اسے ریچھ بھی کہا گیا ہے جسے پلینی نے قبول نہیں کیا۔ یول کی رائے ہندوستان اور

انگلستان کے ابتدائی روابط کے دنوں میں بُفیلو کا نام غلطی سے بیل کو دے دیا گیا۔ لہٰذا اس وقت سے اب تک یہ غلط اطلاق بازاروں میں عام ہو گیا ہے۔ یول نے اس لفظ کے ہندوستان میں اطلاق اور مختلف دیگر اصطلاحات جیسے کہ واٹر بفیلو، گھریلو بفیلو، جنگلی بفیلو وغیرہ کی وضاحت بھی کی ہے۔[۶۷] اس ساری تفصیلی معلومات سے نا صرف لفظ کی آخری ماخذ زبان میں رائج صورت سامنے آتی ہے بلکہ مختلف عرصے میں واقع ہونے والی مختلف نوعیت کی تبدیلیوں کی وجوہات سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

فرہنگ کے اندراجات میں شامل بیرل (Beryl) بھی ایک ایسا ہی لفظ ہے۔ یول کی رائے میں یہ ہندوستان سے یورپ جانے والے قدیم ترین الفاظ میں شامل ہے۔ یول نے ہندوستان میں اس کی قدیم صورت کی سنسکرت زبان میں نشان دہی کی ہے۔ اس کے ساتھ پراکرت، فارسی، یونانی یا لاطینی زبان میں لفظ کی مستعمل مختلف صورتوں کو بھی نقل کیا ہے۔ میکس ملر، پروفیسر رجوے (Ridgeway) سمیت دیگر ماہرینِ لسانیات کی آرا کی روشنی میں لفظ کی تمام صورتوں کے آپس میں تعلق سے وضاحت کی ہے۔[۶۸] یہ تمام تفصیل اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ یول زیرِ غور لفظ کی آخری ماخذ زبان میں رائج صورت تلاش کرنے کی مکمل سعی کرتے ہیں۔

لفظ بمبا (Bumba) بھی یول کی لفظ کی قدیم ترین صورت تلاش کرنے کی سعی کا پتا دیتا ہے۔ بمبا کے معانی پانی کے پمپ کے ہے۔ یول نے اس ہندوستانی لفظ کا ماخذ پرتگالی زبان میں تلاش کیا ہے۔ مالے زبان میں اس لفظ کے استعمال کی مثال دیتے ہوئے واضح کرتے ہیں کہ ہندوستانی زبان کے لفظ کا ماخذ مالے زبان میں رائج صورت کو تصور نہیں کرنا چاہیے بلکہ اسے مشرقی زبانوں میں بہت پہلے شامل ہونے والے الفاظ کی مثال سمجھنا چاہیے۔ اصل ماخذ زبان پرتگالی ہی ہے۔[۶۹]

۱۵۔ اشتقاقی مباحث کے حامل متون سے وابستہ توقعات:

علم الاشتقاق میں الفاظ کی تاریخ کا سراغ لگایا جاتا ہے۔ یہ لسانیات کا سنجیدہ موضوع ہے اس کے قارئین زبان خصوصاً الفاظ سے دل چسپی رکھنے والے مخصوص افراد ہوتے ہیں بوسونسن نے ان کی توقعات کا اظہار سوالات کی صورت میں کیا ہے۔

- کیا مندرجہ الفاظ مقامی زبانوں کے ہیں یا مستعار لیے گئے ہیں؟

- مستعار لیے گئے الفاظ زبان کے ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں یا مختلف خاندانوں سے آئے ہیں؟
- مستعار لیے گئے الفاظ کا زبان میں داخل ہونے کا راستہ کیا ہے؟
- مندرجہ لفظ کی اصل صورت کیا ہے؟ اور اس کی موجودہ صورت کیسے وجود میں آئی؟
- لفظ کے پہلے مستعمل معنی اور موجودہ معنی میں کتنا فرق ہے؟۔ ایک سے زائد معنی والے الفاظ کے معنی میں باہمی تعلق کی نوعیت کیا ہے؟
- بنیادی مندرجات سے متعلقہ الفاظ کون کون سے ہیں؟ (زیر بحث زبان اور دیگر زبانوں میں جاننا)
- کیا لفظ اور اس کے تاریخی ارتقا کے ساتھ کچھ اور دل چسپ لسانی حقائق بھی منسلک ہیں؟[۴۷]

ان سوالات سے با خوبی اظہار ہوتا ہے کہ قارئین متن سے کس نوعیت کی معلومات کے حصول کے خواہاں ہیں۔ فرہنگِ ہوبسن جوبسن کا متن ان تمام سوالات کے تسلی بخش جوابات دیتا ہے۔ فرہنگ کے متن سے مثالیں دی جا چکی ہیں۔ فرہنگ میں لفظ کی مادہ صورت اور اس کے معنی، مختلف تلفظ کی وضاحت، ماخذ زبان کی نشاندہی، لفظ کی ابتدائی صورت سے موجودہ صورت تک کے سفر کو قلم بند کیا گیا ہے۔ فرہنگ میں مندرجات سے متعلقہ مختلف زبانوں کے الفاظ کا احاطہ کرنے کی سعی بھی کی گئی ہے اور اگر کسی لفظ کے ساتھ کوئی دل چسپ تاریخ، سماجی یا سیاسی واقعہ منسلک ہے تو اسے بھی فرہنگ کا حصہ بنایا گیا ہے۔ غرض یہ کہ بوسونسن کے پیش کیے گئے تمام سوالات کے جوابات فرہنگ کا متن بہ خوبی دے دیتا ہے۔

ماہرین اشتقاقات نے اپنے مخصوص تحقیقی دائرہ کار اور تجربات کی روشنی میں علم الاشتقاق کے اصول وضع کیے ہیں۔ کچھ کے اصول اشتقاقی تحقیق و تفتیش کے مدارج کے حوالے سے رہنمائی کرتے ہیں، کچھ کے اصول اشتقاقی نتائج مرتب کرنے کے حوالے سے اہم نکات پیش کرتے ہیں، جبکہ کچھ ماہرین نے پیش کش کے طریقہ کار پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے اصول وضع کیے ہیں۔ مجموعی طور پر فرہنگ میں بیشتر اصولوں کی پیروی کی گئی ہے جیسے کہ علم الاشتقاق کے نتائج دریافت کرنے میں سائنسی طریقِ تحقیق اپنایا گیا ہے۔ تحقیق و تفتیش کے مدراج کی عقلی پیش کش کی گئی ہے۔ قیاسی تصورات کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے انھیں اشتقاقی مباحث کا حصہ بنایا گیا ہے۔ اس حوالے سے اس بات کا خاص اہتمام کیا گیا ہے کہ مجموعی طور پر تمام اندراجات میں فقط متعلقہ معلومات ہی درج کی جائیں مگر کہیں کہیں غیر ضروری معلومات بھی مل جاتی ہیں۔ یول نے ایک سچے محقق

کی طرح تحقیق پر وقت صرف کیا ہے۔ ناکافی شواہد کی صورت میں اشتقاقی فیصلے کو ملتوی کرنے کو ترجیح دی ہے۔ تلفظ اور املا دونوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اشتقاقی مباحث کو آگے بڑھایا گیا ہے۔ اس ضمن میں نقل حرفی کا بھی استعمال کیا گیا ہے۔ ہر مندرجہ لفظ کی مکمل تاریخ کو قلم بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ زیرِ تحقیق لفظ سے متعلقہ ہر قسم کی معلومات اور دیگر متعلقہ الفاظ کا اندراج بھی کیا گیا ہے۔ ان تمام معلومات کے حصول کے لیے مختلف نوعیت کے متون سے استفادہ کیا گیا ہے۔ شواہد کو زمانی ترتیب کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔ غرض یہ کہ فرہنگِ ہوبسن جوبسن میں ماہرینِ علم الاشتقاق کے پیش کیے گئے اصولوں کی چند ایک کے سوا مجموعی طور پر پاسداری کی گئی ہے۔

حوالہ جات

1 Henry Yule, A.C. Burnell, *Hobson Jobson: A Glossary of Colloquial Anglo-Indian words and phrases of kindred terms, Etymological, Historical, Geographical and Discursive*, Ed; William Crooke (London: John Murray, 1903), VII.

۲ آغا افتخار حسین، یورپ میں اردو (لاہور: مرکزی بورڈ، ۱۹۶۸ء)، ۷۳۔

۳ ایضاً۔

۴ الٰہی بخش اختر اعوان، کشاف اصطلاحات لسانیات (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۵ء)، ۱۹۶۔

۵ گیان چند جین، عام لسانیات (نئی دہلی: ترقی اردو بیورو، ۱۹۸۵ء)، ۵۶۱۔

6 Yakov Malkiel, "Etymology and General Linguistics", In: *WORD 18 (1–3)*, 201.

7 Henry Yule, A.C. Burnell, *Hobson Jobson*, Ed; William Crooke, 553.

۸ ایضاً، ۵۷۷۔

9 Yakov Malkiel, "Etymology and General Linguistics", In: *WORD 18 (1–3)*,215.

10 Henry Yule, A.C. Burnell, *Hobson Jobson*, Ed; William Crooke, 693.

۱۱ ایضاً، ۷۲۲۔

12 Yakov Malkiel, "Etymology and General Linguistics", In: *WORD 18 (1–3)*, 216.

13 Henry Yule, A.C. Burnell, *Hobson Jobson*, Ed; William Crooke, 32-33.

14 Yakov Malkiel, "Etymology and General Linguistics", In: *WORD 18 (1–3)*, 217.

15 Henry Yule, A.C. Burnell, *Hobson Jobson*, Ed; William Crooke, 702.

۱۶ ایضاً، ۹۰۳۔

۱۷ ایضاً، ۵۹۹۔

18 Yakov Malkiel, "Etymology and General Linguistics", In: *WORD 18 (1–3)*, 211.

19 Henry Yule, A.C. Burnell, *Hobson Jobson*, Ed; William Crooke, 937.

۲۰ ایضاً، ۳۔

۲۱ ایضاً،۱۲۶۔

22 Bo Svensén, *A Handbook of Lexicography: The Theory and Practice of Dictionary making* (Cambridge: Cambridge University Press, 2009), 336.

23 Henry Yule, A.C. Burnell, *Hobson Jobson*, Ed; William Crooke, 682.

۲۴ ایضاً، ۶۸۴۔

۲۵ ایضاً، ۶۸۵۔

۲۶ ایضاً۔

۲۷ ایضاً، ۲۳۔

۲۸ ایضاً، ۲۴۔

۲۹ ایضاً، ۲۵۔

۳۰ ایضاً،۶۴۷۔

۳۱ ایضاً۔

۳۲ ایضاً۔

۳۳ ایضاً، ۱۴۳۔

۳۴ ایضاً، ۲۴۔

35 Bo Svensén, *A Handbook of Lexicography*,337.

36 Henry Yule, A.C. Burnell, *Hobson Jobson*, Ed; William Crooke, 162.

۳۷ ایضاً، ۱۳۰۔

۳۸ ایضاً، ۱۳۴۔۱۳۵۔

39 Yakov Malkiel, "Etymology and General Linguistics", In: *WORD 18 (1–3)*, 203.

40 Henry Yule, A.C. Burnell, *Hobson Jobson*, Ed; William Crooke, 361.

41 Bo Svensén, *A Handbook of Lexicography*, 338.

42 Henry Yule, A.C. Burnell, *Hobson Jobson*, Ed; William Crooke, 38.

۴۳ ایضاً، ۵۹۳۔

۴۴ ایضاً، ۵۶۱۔

۴۵ ایضاً، ۵۵۹۔

۴۶ ایضاً، ۵۴۸۔

۴۷ ایضاً، ۶۴۵۔

۴۸ ایضاً، ۵۵۳۔

۴۹ ایضاً، ۶۵۰۔

۵۰ ایضاً، ۶۵۷۔

۵۱ ایضاً، ۶۷۶۔۶۷۲۔

۵۲ ایضاً، ۵۵۸۔

53 Bo Svensén, *A Handbook of Lexicography*, 339-341.

54 Henry Yule, A.C. Burnell, ***Hobson Jobson***, Ed; William Crooke, 835.

۵۵ ایضاً، ۸۲۹۔

۵۶ ایضاً، ۸۷۰۔

57 Yakov Malkiel, " Etymology and General Linguistics ", In: *WORD 18 (1–3), 209.*

58 Henry Yule, A.C. Burnell, ***Hobson Jobson***, Ed; William Crooke, 659-661.

۵۹ ایضاً، ۷۰۲۔

۶۰ گیان چند جین، عام لسانیات، ۵۶۴۔

61 Henry Yule, A.C. Burnell, ***Hobson Jobson***, Ed; William Crooke, 278.

۶۲ ایضاً، ۵۴۱۔

۶۳ ایضاً، ۸۲۱۔

۶۴ ایضاً، ۸۰۷۔

۶۵ گیان چند جین، عام لسانیات، ۵۶۶۔

۶۶ ایضاً۔

67 Henry Yule, A.C. Burnell, ***Hobson Jobson***, Ed; William Crooke, 221.

۶۸ ایضاً، ۱۴۲۔

۶۹ ایضاً، ۱۲۶۔

70 Bo Svensén, *A Handbook of Lexicography*, 333-334.